کہ وہ مستجاب الدعوات ہیں۔ جن دنوں مولانا منظور نعمانی، جماعت اسلامی کے اساسی رکن کی حیثیت سے مرکز جماعت دارالاسلام نزد پٹھان کوٹ میں مقیم تھے، انھی دنوں ایک دوپہر، وہاں سے بہت دور، مولانا محمد الیاسؒ نے، حاجی صاحب کو نیند سے جگا کر فرمایا کہ: وہ (نعمانی صاحب) ایک غلط جگہ چلے گئے ہیں، اسی وقت ان کے لیے دعا کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو وہاں سے نکال لے۔ پھر دونوں بزرگوں نے حجرے میں جاکر دو رکعت نماز کے بعد دعا مانگی--- نعمانی صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت سے میری علاحدگی کے کچھ ظاہری اسباب و وجوہ بھی تھے، لیکن حاجی عبدالرحمٰن صاحب سے مذکورہ بالا واقعہ سن کر دل میں یقین سا پیدا ہو گیا کہ میری اس قلبی کیفیت اور اندرونی کش مکش میں اصل عامل ان دونوں بزرگوں کی یہ دعا تھی (ص ۲۰۵ تا ۲۰۷)۔
ڈاکٹر سید محمود کے ذکر میں ایک جگہ نعمانی صاحب نے لکھا ہے: "مسلمان قوم میں اجتماعی کاموں کی صلاحیت ایک عرصہ دراز سے مفقود ہے چنانچہ اس تجربے (مسلم مجلس مشاورت ۱۹۶۴) کے بعد کسی نئے اجتماعی کام میں اپنا وقت صرف کرنے کی ہمت نہ رہی۔ بس جو کچھ انفرادی طور پر ہو سکے، اسی کے لیے اپنے آپ کو مکلف سمجھ لیا"۔ (ص ۹۵)--- اس تاثر سے مولانا مرحوم کے ذہن کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

کتاب کا دوسرا حصہ متعدد بزرگوں، مشاہیر اور علماے کرام کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ، مفتی عزیز الرحمٰنؒ، مولانا حبیب الرحمٰن عثمانیؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا محمد الیاسؒ، مولانا حسین علیؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا محمد زکریاؒ اور مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ وغیرہ--- ان مختصر تذکروں سے مذکورہ مشاہیر، علم و عمل اور اخلاق و کردار کے مجسّموں کی حیثیت سے سامنے آتے ہیں۔ ان تذکروں میں تاریخ و سیاست کے نشیب و فراز کی کہانی بھی آگئی ہے--- بحیثیت مجموعی مولانا کی تحریر میں ایک خاص طرح کا خلوص، رقتِ قلبی اور بزرگوں سے خوش عقیدگی نمایاں ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

آسمان علم کے درخشندہ ستارے، سید نظر زیدی۔ ناشر: حرا پبلی کیشنز، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۱۰۔ قیمت: ۴۵ روپے۔

اسوۂ رسولؐ کی روشنی تو ہر زمانے میں نور ہدایت رہی اور رہے گی، مگر اس کے علاوہ بھی انسان رشد و ہدایت کی ضرورت سے کبھی بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ ہر دور کی ضرورت نے اسے مثالی ہستیوں کی تلاش پر مجبور کیا ہے جو اس کی راہنمائی کر سکیں۔ اس سلسلے میں نظر زیدی صاحب نے امام ابو حنیفہ، امام غزالی، سعدی شیرازی، شاہ رکن الدین ملتانی، ملا عبدالقادر بدایونی، مجدد الف ثانی، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، شاہ ولی اللہ، شاہ اسماعیل شہید، محمد قاسم نانوتوی، سرسید احمد خان، اکبر الٰہ آبادی، محمد علی جوہر اور خواجہ حسن نظامی کا ایک عمدہ تذکرہ مرتب کیا ہے۔ اس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان اکابر نے اپنے وقت کے سیاسی اتار چڑھاؤ